خطبہ عید الاضحیٰ

Khutba Eid-ul-Adha

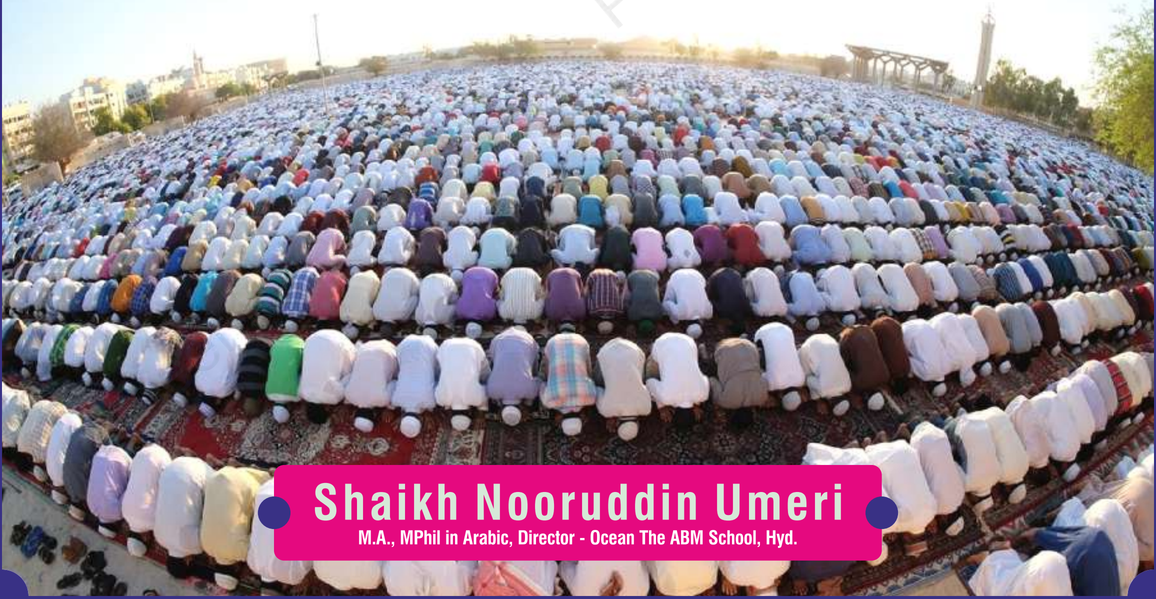

Shaikh Nooruddin Umeri
M.A., MPhil in Arabic, Director - Ocean The ABM School, Hyd.

Paigham-e-Noor
deenitaleemforkids
Paigham-e-Noor

ابراہیم علیہ السلام کون تھے؟

دنیا کے تین بڑے مذاہب: یہودیت، عیسائیت اور اسلام کی تاریخ میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت خصوصی اہمیت رکھتی ہے، یہودی بھی کہتے تھے ابراہیم علیہ السلام ہمارے ہیں نصاری بھی کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام ہمارے ہیں ان دونوں کے ان دعووں کو دھتکار کر دیا گیا۔

"مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا"

ابراہیم تو نہ یہودی تھے نہ نصرانی تھے بلکہ وہ تو یک طرفہ (خالص) مسلمان تھے۔ (سورۃ آل عمران:67)

ابراہیم علیہ السلام کا مقام

وہ ابوالانبیاء اور تنہا ایک امت ہیں۔ ان کا شمار اولوا العزم انبیاء میں ہوتا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ کا حد درجہ احترام کیا، صحیح مسلم کی روایت ہے:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: "جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام ".

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا خیر البریہ! یعنی اے عالم کی سب سے بہتر ذات! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں۔"

(صحیح مسلم:2369)

پھر ایک مرتبہ آپ سے پوچھا گیا کہ من اکرم الناس؟ فرمایا:

"فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ"

"اللہ تعالی کے نبی یوسف بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ (سب سے زیادہ شریف ہیں)" (صحیح بخاری:3353)

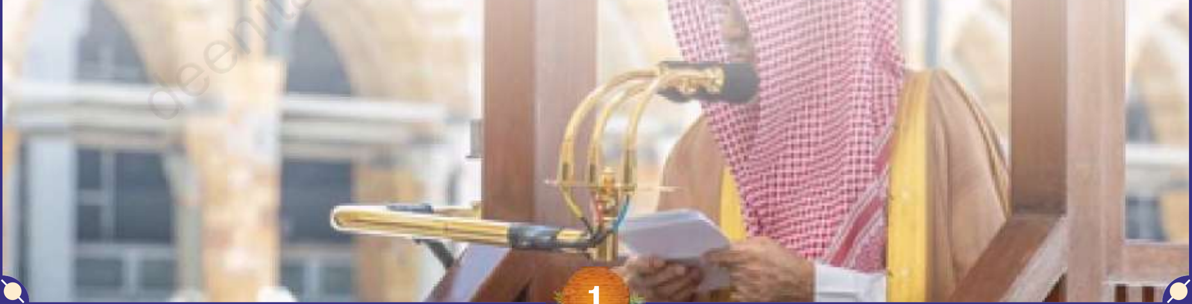

اس طرح نبی ﷺ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی تعریف کی، جن کے چار خاندانوں میں سلسلہ نبوت جاری رہا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نبی، ان کے فرزند سیدنا اسحاق علیہ السلام نبی، ان کے فرزند سیدنا یعقوب علیہ السلام نبی، ان کے فرزند سیدنا یوسف علیہ السلام نبی تھے۔

ابراہیم علیہ السلام کی خوبیاں

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی شخصیت ہمہ جہتی خوبیوں اور کمالات کی حامل تھی جس کی کچھ جھلکیاں درج ذیل آیات میں دیکھی جاسکتی ہیں:

1 اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا خلیل بنایا	واتخذ اللہ ابراھیم خلیلا	(سورۃ النساء:۱۲۵)
2 اللہ تعالیٰ نے آپ کو اکیلے ایک امت قرار دیا	ان ابراھیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا	(سورۃ النحل:۱۲۰)
3 اللہ تعالیٰ نے آپ کو بردبار کہا	ان ابراہیم لاواہ حلیم	(سورۃ التوبۃ:۲۱۱)
4 اللہ تعالیٰ نے آپ کو صدیق کہا	واذکر فی الکتاب ابراھیم انہ کان صدیقا نبیا	(سورۃ مریم:۴۱)
5 اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفادار کہا	وابراھیم الذی وفی	(سورۃ النجم:۳۸)
6 اللہ تعالیٰ نے اپ کو شکر گزار کہا	شاکرا لانعمہ	(سورۃ النحل:۱۲۱)

Paigham-e-Noor deenitaleemforkids

شکر گزاری کی صفت

آج ہم آپ کی ایک صفت شکر گزاری پر گفتگو کریں گے۔ ہم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ اگر شکر گزاری جیسی ایک صفت ہمارے اندر پیدا ہو جائے تو کس قدر فائدے ہو سکتے ہیں۔ ذرا سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی سیرت کے مشاہدہ کے لئے تاریخ کی کھڑکیاں کھول کر دیکھیں کہ ساری زندگی مشکلات و امتحانات میں گزری، نہ بچپن مین سکون اور نہ جوانی میں، نکاح ہوا لیکن اولاد نہیں، اولاد ہوئی تو بھی بڑھاپے میں، اور اس پر ابتلاء عظیم یہ کہ اس نومولود کو اس کی ماں کے ساتھ بالکل تنہا اور بے سروسامانی کے ساتھ گویا انسانی دنیا سے میلوں دور بے آب و گیاہ صحراءور یگستان میں چھوڑ دینے کا حکم الہی صادر ہو گیا۔ جب چلنے پھرنے کے لائق ہوئے تو بلاء عظیم کے طور پر اس جگر گوشہ کو اپنے دست خاص سے ذبح کرنے کا حکم آ گیا، اللہ اکبر کبیر ا! یہ تو امتحان و آزمائش کی انتہاء تھی کہ انسانی متاع عزیز کو اپنے ہاتھوں سے قربان کرنے کا حکم!۔ الغرض حیات ابراہیم کی زندگی کا کوئی لمحہ آسانی کا نہیں تھا، لیکن پھر بھی شکر گزاری کا یہ عالم کہ اللہ تعالی نے خود اس لقب سے پکارا "شاكرا لانعمه "۔

انبیاء کی شکر گزاری

اب ذرا ہم اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھتے ہیں تو سیرت ابراہیمی کے بالکل و یکسر مخالف اضداد بھرے پڑے ہیں کہ انعامات کی بھرمار ہے پھر بھی ہر وقت ناشکری ناسپاسی کا جیتا جاگتا نمونہ بنے ہیں۔

سیدنا نوح کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا: "إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا" (سورۃ الاسراء:3)

"وہ یقیناہمارا بہت زیادہ شکر گزار بندہ تھا"

سیدنا سلیمان نے اللہ تعالی سے درخواست کی:

"رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ"

"اے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر بجالاؤں جو تونے مجھ پر انعام کی ہیں"

(سورۃ النمل:19)

اور ایک مقام پر کہا:"لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ"

"تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر گزاری کرتا ہوں یا ناشکری" (سورۃ النمل:40)

پیارے نبی ﷺ جب رات میں عبادت کرتے تو پیروں میں سوجن آیا کرتی تھی، اماں عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے آپ کے سارے گناہ معاف کر دیا ہے! تو آپ نے کہا:

" أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا" کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں" (صحیح بخاری:1130)

قیامت کے دن شکر گزاری کا سوال

شکر ایک ایسا عمل ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہوگا،

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَفَّانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ حَمَلْتُكَ عَلَى الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَزَوَّجْتُكَ النِّسَاءَ وَجَعَلْتُكَ تَرْبَعُ وَتَرْأَسُ فَأَيْنَ شُكْرُ ذَلِكَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ عزوجل قیامت کے فرمائیں گے: اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ کو گھوڑوں اور اونٹوں کی سواریاں عنایت کی اور عورتوں سے تیرے نکاح کئے اور تجھ چہار سو خوش عیشی واموال غنیمت برسا دیئے اور سرداری عنایت کی، لہذا ذرا بتا تو سہی کہ اس کی شکر گزاری و قدردانی کا اظہار کہاں ہے؟ (مسند امام احمد: 10005، صحیح مسلم:2968)

شکر گزاری کے عظیم فادے

1۔ نعمتوں میں اضافہ

آپ کے پاس جو کچھ ہے اگر اس میں زیادتی چاہتے ہیں کہ آپ کو اور اور چاہیئے تو پھر شکر بجالانا شروع کر دیں کیونکہ وعدہ الٰہی ہے:

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ

"اگر تم شکر گزاری کروگے تو بیشک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔" (سورۃ ابراہیم:7)

اگر آپ بڑا گھر چاہتے ہیں تو جو ہے اس کے شکر گزار بنیں، اللہ تعالی اس سے بڑا گھر عطا کرے گا، اگر آپ بڑی نوکری چاہتے ہیں تو پہلے سے جو ہے اس پر شکر بجالائیں تو ان شاء اللہ تعالی اس سے بڑی نوکری ملے گی۔ اگر آپ زیادہ مال چاہتے ہیں تو جو ہے اس پر شکر بجالائیں اور زیادہ ملیں گے۔

2۔ اللہ کی رضامندی

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالی آپ سے راضی ہو جائے تو شکر بجالانا سیکھیں، کیوں کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ

اور اگر تم شکر کرو تو وہ اسے تمہارے لئے پسند کرے گا۔ (سورۃ الزمر:7)

3۔ عذاب سے محفوظ

اگر ہم اللہ تعالی کے عذاب سے بچنا چاہتے ہیں تو ہمیں شکر گزاری سیکھنی ہو گی:

مَّا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَذَابِكُمْ إِن شَكَرْتُمْ وَآمَنتُمْ

"اللہ تعالی تمہیں کیوں کر عذاب دے گا اگر تم لوگ شکر گزار بنو ایمان لاو۔" (سورۃ النساء:147)

شکر گزاری کی صورتیں

شکر گزاری کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں یعنی شکر گزاری کا طریقہ کیا ہے؟

ا تقوی اختیار کرنے سے بھی شکر ادا ہوتا ہے

فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

"تم لوگ اللہ تعالی سے ڈرو شاید کہ شکر گزار بن جاو" (سورۃ آل عمران:123)

۲۔ قناعت کرنا بھی شکر ہے

"وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ"۔۔

ابو ہریرہ!" تم قناعت پسند بن جاو دنیا میں سب سے بڑے شکر گزار بن جاو گے۔" (صحیح سنن ابن ماجہ:4217)

۳۔ اللہ تعالی کی نعمتوں کا دل سے اقرار کرنا، زبان سے اس کی حمد و ثنا بیان کرنا، اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو حلال کاموں میں استعمال کرنا۔ شکر یہ ہے کہ بندہ یہ سمجھے کہ میں ان نعمتوں کا کوئی حق دار نہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالی مجھے عطا کرتا ہے۔

Paigham-e-Noor
deenitaleemforkids

آنکھ ایک نعمت ہے اس کو گناہ سے بچانا شکر ہے، اسی طرح کان، ہاتھ، پیر، ذہن، صلاحیت، حسن، طاقت، زبان، علم ، شہرت، عہدہ، منصب یہ سب نعمتیں ہیں ان کو گناہ سے بچانا شکر ہے۔

نعمتوں کا احساس

آج خاندانوں میں اور دوست واحباب کے درمیان دشمنیاں وعداوتیں کیوں جنم لے رہی ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہمارے اندر سے شکر گزاری کے جذبات کا فقدان ہوتا جارہا ہے۔ شکر گزار بننے کے لئے پہلے اللہ تعالی کی نعمتوں کا احساس کیجیے، کیوں کہ جب تک نعمت کا احساس نہیں ہوگا شکر کا جذبہ پیدا نہیں ہوگا۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کا شکر گزار بنا ہوگا، ایک بیوی میں بہت خامیاں ہوسکتی ہیں لیکن اس میں کچھ خوبیاں بھی ہوتی ہیں، اگر آدمی خوبیوں پر نظر رکھتے ہوئے شکر بجالائے تو بہت ممکن ہے اس کی ساری خامیوں کو خوبیوں میں بدل دے۔

آج اگر کسی کا دوست نیک ہے تو اس کو اللہ تعالی کا شکر گزار ہونا چاہئے، کسی کا پڑوسی اچھا ہو کسی کا نوکر اچھا ہے، کسی کا مالک اچھا ہے، کسی کا رشتہ دار اچھا ہے، کسی کا گاہک اچھا ہے، کسی کا اسکول اچھا ہے کسی کا استاذ اچھا ہے تو ان تمام چیزوں کا نعمتیں شمار کرتے ہوئے شکر بجالانا ہوگا۔

نعمتوں کو کیسے باندھ کر رکھیں

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر بندہ شکر بجالاتا ہے تو اللہ تعالی نعمت کو باقی رکھتا ہے بلکہ اس میں اضافہ فرماتا ہے اور اگر ناشکری کرے تو اس نعمت کو چھین لیتا ہے پھر دوبارہ اس کو وہ نعمت عطا نہیں فرماتا۔

امام شعبی رحمہ اللہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: **"الشكر وحشية، فقيدوها بالشكر"**

"اللہ تعالی کی نعمتیں جنگلی جانور کی طرح ہوتی ہیں، انہیں شکر گزاری کی بیڑیوں میں باندھ کر رکھا کرو (ورنہ اگر ان کو باندھ کر نہ رکھوگے تو شکر گزاری کے جذبات ناپید ہوجاتے ہیں)۔

چنانچہ اللہ تعالی کی نعمتوں کو باندھ کر رکھنے کا طریقہ شکر بجالانا ہے، اگر شکر گزاری کرتے رہیں گے تو نعمتیں باقی رہیں گی اور بڑھتی جائیں گی اگر ناشکری کریں گے تو نعمتیں چھین لی جائیں گی اور واپس لوٹ کر نہیں آئیں گی۔

شکر گزاری کے مواقعہ

ہم اپنے بچوں کو ہر دن کچھ نہ کچھ چیزیں خرید کر دیتے ہیں، ان کے لئے کھلونے خرید لاتے ہیں، عید کے موقع پر کپڑوں کی خریداری کرتے ہیں، اسی طرح ان کے دل و دماغ کو شکر گزاری کے جذبات سے معمور رکھنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔

ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کسی قیمتی چیز سے محرومی سے دکھی ورنجیدہ رہتے ہیں، لوگوں کے روبرو اس محرومی کا شکوہ کرتے پھرتے ہیں اور جب اللہ تعالی کی جانب سے وہ نعمت میسر آجائے تو شکر گزاری کا اظہار کرنے کے بجائے اللہ تعالی سے اعراض وروگردانی کی روش اختیار کرنے لگ جاتے ہیں۔ ہمیں ہمیشہ اپنے ایک ذاتی گھر کی فکر دامن گیر رہتی ہے اور جب اللہ تعالی گھر کی ملکیت عنایت فرماتا ہے تو پھر اللہ تعالی کی شکر گزاری کا خیال تک نہیں آتا۔ ہر وقت اپنی بچیوں کے نکاح کی فکر لاحق رہتی ہے لیکن جیسے اللہ تعالی کوئی مناسب رشتہ جوڑ دیتا ہے اور نکاح پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے تو پھر وہی ناشکر گزاری وناسپاسی کی روش طاری ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالی کی عطا کردہ عظیم نعمت صحت کا شکر بجالائیں ورنہ کسی سرکاری دواخانہ میں جاکر بیماروں کی بیماریوں کا مشاہدہ کریں تو پتہ چل جائے گا کہ صحت کس قدر عظیم نعمت ہے۔

شکر گزاری کے لئے ماضی کو نہ بھولیں

اپنے ماضی کو کبھی فراموش نہ کریں، اللہ تعالی نے ہماری زندگی میں کتنی بہتری پیدا کی ہے اس پر غور کریں، ایک زمانہ تھا کہ کرائے کے مکان میں رہا کرتے تھے اور اب ذاتی مکان میں ہیں، پہلے ٹینوں کے مکان تھا اور الحمدللہ اب آر سی سی مکان میں ہیں، پہلے سائیکل پر تھے اور اب بائیک پر یا کار میں ہیں، پہلے کسی کے پاس کام کرتے تھے اور اب ذاتی کاروبار کے مالک و مختار ہیں، چند ماہ یا چند سال پہلے بہت سارے لوگ اپنی بیٹی یا بہن کے رشتے کے تعلق سے پریشان رہا کرتے تھے اور ان کی شادی کے تئیں ساری رات آنکھوں سے ان کی نیند غائب رہتی تھی لیکن آج اللہ تعالی نے انہیں اس ذمہ داری سے سبکدوش کرتے ہوئے انہیں راحت وسکون میسر کر دیا۔ کیا یہ ساری نعمتیں شکر گزاری کا تقاضا نہیں کرتی؟ اور کیا ہم اس بات کا احتساب وجائزہ لیتے ہیں کہ حقیقت میں ہم اللہ تعالی کا شکر ادا کر رہے ہیں؟

Paigham-e-Noor deenitaleemforkids

کتنے لوگ ہیں جو چند ماہ یا چند سالوں پہلے قرض تلے دبے ہوئے تھے لیکن آج اللہ تعالی نے انہیں قرض کے اس بوجھ سے نجات عطا کر دی، تو کیا ہم شکر و سپاس کے جذبات اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں؟ کیا آپ کو نہیں لگتا کہ اللہ تعالی نے ہم کو سکندر اعظم سے بھی بڑی دولت نصیب فرمائی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے ہم کو جو بائیک عنایت فرمائی ہے وہ سکندر اعظم کے گھوڑے سے زیادہ برق رفتار ہے، جو کار ہمیں عطا فرمائی ہے وہ سکندر اعظم کے گھوڑے سے ۲۰ گناہ تیز رفتار سے دوڑتی ہے، جس ہوائی جہاز پر ہم سفر کرتے ہیں اس کا تو سکندر اعظم یا کسی اور سابقہ عظیم فرمانبروا کی عظیم تر سواری سے کوئی تقابل ہی نہیں کیا جا سکتا۔ جو بریانی کبھی صرف بادشاہوں اور نوابوں کے دستر خوانوں کی زینت ہوا کرتی تھی، وہ آج اللہ تعالی فقیروں کو بھی کھلا رہا ہے اور جو موبائیل صرف مالداروں، تاجروں اور لیڈروں کے پاس ہوا کرتا تھا وہ آج کچرا صاف کرنے والوں کے پاس بھی ہے۔ کیا یہ اللہ تعالی کا ہم پر احسان نہیں ہے؟ کیا اس پر شکر بجالانا نہیں ہے؟ بالکل اور یقینا ہر انسان پر اللہ تعالی کی شکر گزاری فرض ہے۔

سیدنا ابراھیم علیہ السلام کو اس ظاہری دنیا سے کچھ نہیں ملا پھر بھی وہ تادم حیات شکر گزاری کے جذبہ سے سرشار و شاداں رہے، کبھی ان کی زبان مبارک پر حرف شکایت تک نہ آیا اور دوسری جانب ہمیں اللہ تعالی کی ہر نعمت بالکل وافر و بھرپور مقدار میں میسر ہے، اس کے باوجود ہمارے زبان حال اور زبان قال سے صرف اور صرف ناشکری کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔

عید الاضحی اور صفائی

اس عید الاضحی کے موقع پر اسلام کی ایک خوبی پاکی صفائی کا بھی بھرپور خیال رکھیں کیونکہ پاکی وصفائی آدھا ایمان ہے، گلی کوچوں، راستوں، سڑکوں، خالی پلاٹوں اور ہر جگہ قربانی کے جانوروں کی گندگیوں کو پھینکتے نہ پھریں اور ہر جگہ قربانی کے جانور کا خون نہ بہائیں، ایم سی ایچ کے کارکنان جہاں سے کچرا اٹھاتے ہیں وہیں ڈالیں، اس طرح اسلام اور مسلمانوں کی شبیہ محفوظ رہے گی اور غیروں کو اسلام اور مسلمانوں پر کچرا اچھالنے کا موقع نہ ملے گا۔

Introduction Of
Shaikh Nooruddin Umeri

Shaikh Nooruddin Umeri Is A Renowned Islamic Scholar, Speaker And Researcher From Hyderabad, India. He Has Delivered Thousands Of Talks All Over India – In Organized Programs As Well As Friday Sermons In Masaajid. Apart From The Lengthy Speeches, His Short And Informative Videos On Youtube On A Variety Of Topics Have A Large Number Of Followers, Alhamdulillaah.

He Is A Successful Child Psychologist And A Family Therapist. With Indepth Understanding Of Islam, He Specializes In Counseling Students, Parents And Spouses In The Light Of Shari'ah.

EDUCATION:

- Aalim Faazil – Jamia Darussalam, Oomerabad.
- Bachelor of Arts, Arabic– Madras University.
- Master of Arts, Arabic – English & Foreign Languages University (EFLU), Hyd.
- Diploma in Translation – English & Foreign Languages University (EFLU), Hyd.
- Master of Philosophy, Arabic–English & Foreign Languages University (EFLU), Hyd.
- Master of Arts, Urdu – Central University of Hyderabad, Hyd.

TEACHING EXPERIENCE:

- Arabic Lecturer At Narayana Junior College, Hyderabad For A Period Of 10 Yrs.
- Jamia Darul Furqaan, Sayeedabad, Hyderabad.
- Jamia Hafsa As-Salfiya, Golconda, Hyderabad.

RESEARCH WORK:

AskIslamPedia.com–An Online Islamic Encyclopedia, Head Office–Hyderabad.

CURRENT DESIGNATION:

Director - Ocean The ABM School, Hyderabad.

Paigham-e-Noor
deenitaleemkitab
Paigham-e-Noor
deenitaleemkitab

Paigham-e-Noor